

"سلطنتِ عشق"
دی ڈارک سائیڈ آف پرس
از قلم: صالحہ اقبال
قسط نمبر 06

—//❤️
آپ سچ میں کریں گی۔۔؟ منہا بیگم نم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔
بار بار پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ماما ہم کریں گے ہم اس شخص
سے ضرور شادی کریں گے جس کو آپ نے ہمارے لیے چنا ہے ہم انکار
نہیں کریں گے بے فکر ہو جائیں آپ۔۔۔

اپنی ماں کے گلے سے لگتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہی خود پھر سے
 رونے لگتی ہے روتے روتے بار بار نظریں دروازے کی طرف اٹھ رہی تھیں
 جس شخص کی منتظر تھی وہ آیا ہی نہیں دروازے پر کسی کو نا
 دیکھتے ہوئے زارا اگر ہی سانس لیے خود کو کمپوز کرتی اپنی ماں سے دور ہوتی ہے۔
 ماما ہماری شادی کا جوڑا وہ آگیا۔؟؟ زارا مسکراتے ہوئے پوچھتی ہے۔
 رات تک آئے گا۔!! منہا بیگم زارا ہے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتی ہیں۔۔
 آپ کے باقی کے کپڑے آگئے ہیں سارا سامان پیک ہو گیا ہے پورا گھر
 سچ چکا ہے آپ کے لیے کچھ پرو فیشنل پارلر سے لوگ آئیں گے

جو کل آپ کو سچائیں گے ہالے نے سب کا انتظام کر دیا ہے آپ کا نکاح بہتر
سے بہترین طریقے سے ہو گا۔

ہالے کون۔۔؟؟ منہاد رانی کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی زارا تجسس
سے پوچھتی ہے۔

رومان کی بڑی بہن۔۔!! منہاد رانی پر سکون انداز میں بتاتی ہیں۔

رومان ک۔۔ کون۔۔؟؟ دھیرے دھیرے سے پوچھتی ہے زارا کے پوچھنے
پر منہاد رانی کچھ پل کے لیے یکدم خاموش ہو جاتی ہے۔

آپ کے ہونے والے شوہر کا نام رومان مار گریٹ ہے۔!!

منہاد رانی سر جھکاتے ہوئے کہتی ہیں ناکا جھکا سر دیکھ زارا کے
 چہرے پر بھی ادا سی چھا جاتی ہے پر وہ خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔
 نام تو اچھا ہے آواز بھی اچھی تھی یقیناً وہ دیکھنے میں بھی اچھے
 ہی ہونگے۔!! زارا چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہتی ہیں۔
 انشاء اللہ ہوگا "منہاد رانی بھی مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔
 ماما ہمارے لیے دوسرا کھانا بنوا دیں جو ہم کھاتے ہیں آخری دن ہے
 ہمارا یہاں تو ہم آج کے دن اپنی مرضی کی ہر چیز کرنا چاہتے ہیں
 ہمیں ہماری پسند کا کھانا بنوا دیں پلزز۔!!

زار التجائے انداز میں منہا درانی کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 ابھی بنواتی۔۔ نہیں میں خود بناتی ہوں آپ جلدی سے فریش ہو کر
 نیچے آجائیں۔۔ منہا کہتے ہوئے زار کے کمرے سے جانے کے لیے قدم
 بڑھاتی ہیں کہ زار ابھرا نہیں پیچھے سے پکارتی ہے۔
 ماماں کھڑکیوں کو کھلوادیں ہم نے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اب
 ہم بھاگے نہیں۔۔۔!!
 زار ابند کھڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

ہم ابھی کھکھکوا دیتے ہیں۔۔!! منہا درانی مسکراتے ہوئے کہتے ہوئے فوراً
سے زارا کے کمرے سے باہر نکل جاتی ہیں اور سیدھا حال میں جاتے
ہیں ایک گارڈ کو زارا کے کمرے کی کھڑکی کھولنے بھیجتی ہیں اور
خود زارا کے لیے کھانا بنانے لگتی ہیں۔۔!!"



حاتم بھی واپس سلطنت پہنچ چکا تھا اپنے محل جانے سے پہلے وہ
اپنے بھائی بہن سے ملنے کے لیے جاتا ہے سلطنت میں اندر داخل ہوتا
ہی ہے کہ

حال میں سیڑھیوں سے اترتے ہوئے میران کو دیکھتے ہوئے حاتم کے
اندر کی طرف بڑھتے ہوئے قدم رکنے لگتے ہیں اور سامنے سے آتے
ہوئے میران کے بھی۔۔!!

نیو برانچ کی اوپننگ کے لیے مبارک ہو تمہیں۔۔!!
حاتم میران کو دیکھتے ہوئے کہتے ہوئے صوفے کی جانب بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔
ضرورت نہیں ہے آپ کی مبارک کی کیننگ "میران دو ٹوک انداز میں
کہتا ہے اور کہتے ہوئے وہ دروازے سے باہر کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔
جانتا ہوں پر فرض ہے میرا

آخر کار چھوٹے بھائی ہو تم میرے اور
میں بڑا ہوں تم سے اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی کامیابی میں مجھے
خوشی ہی ہوتی ہے۔

میرا ان کو جانا دیکھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے چوڑا ہوئے کہتا ہے۔

مجھ سے رشتہ جوڑنا کی کوئی ضرورت نہیں ہے سب ختم ہو چکا ہے

پھر سے کچھ شروع مت کریں آپ۔۔!

میرا ان مڑ کر حاتم کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہتا ہے۔

مجھ سے نفرت کرنے کا جواز نہیں بنتا ہے تمہارا جو ہوا تھا اس سب

کے ذمہ دار تم تھے تمہاری وجہ سے ہوا تھا سب۔۔۔

مجھے اس سب کا زمرہ دار ٹھہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کو کینگ۔۔
 بھائی۔۔۔!!! میرا ان کی بات کا کاٹتے ہوئے حاتم اپنے الفاظ پر زور دیتے
 ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

بڑا بھائی ہوں تمہارا یہی کہہ کر پکارو۔۔ "حاتم میرا ان کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
 میرے نہیں ہیں پر آپ بھائی میرے لیے بھی آپ صرف ایک بادشاہ ہیں
 یہاں کہ جس کی ناچاہتے ہوئے بھی مجھے عزت کرنی ہے۔
 میرا ان اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں مزید مضبوطی سے پکڑتے ہوئے
 کہتا ہے۔۔

زبردستی کی محبت اور عزت کا کوئی مول نہیں ہوتا ہے
 عزت دینی ہے یا محبت جو ہوتا ہے دل سے ہوتا ہے اگر دل ہی بنجر
 زمین بن گیا ہو تو کچھ کہنے اور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!!
 میرا ان کے ہاتھ کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔۔
 یہ زمین تو بنجر ہمیشہ سے نہیں تھی اسے بنجر بنانے والا کون ہے۔۔؟
 میرا ان حاتم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے حاتم کچھ کہتا
 اس سے پہلے ان دونوں کی توجہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے خوشی
 سے مسکراتے ہوئے ہاتھ میں تلوار پکڑے ہوئے ایزا پر جاتی ہے

جو آج اپنے دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ سے دیکھ کر ہنستے ہوئے ان
کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے

ایزا سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی ہوتی ہے اس کے پیروں میں اس کے
لونگ گاؤن کا گھیر آ جاتا ہے جسکی وجہ سے وہ گرنے والی ہوتی ہے۔

"دھیان سے" حاتم میران دونوں فکر مندی سے ایک
آواز میں ایک ساتھ ایزا کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں ان دونوں کی
اچانک سے آواز پر ایزا گرل پکڑے خود کو سنبھال لیتی ہے۔۔

اللہ اللہ ڈرا کیوں رہے ہیں ہمیں۔۔!!!

ایزا اچانک سے اپنی بڑھتی ہوئی ڈھرکنوں پر ہاتھ رکھے اپنے دونوں
 بھائیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے سیڑھیوں سے نیچے
 اترے ان کے پاس آتی ہے ایزا حاتم کی طرف پہنچی ہی تھی کہ حاتم
 اس کے ہاتھ سے تلوار لے کر سائیڈ پر رکھ دیتا ہے کہ ایزا حاتم کے سینے
 سے لگ جاتی ہے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے میراں وہاں سے جانے
 لگتا ہے کہ ایزا جلدی سے حاتم سے دور ہوتی اپنے دوسرے بھائی کے
 سینے سے لگ جاتی ہے۔

بھائی کبھی تو ہماری موجودگی میں ہمیں ایک ساتھ مل جایا کریں
 ہمیشہ ٹکڑوں میں ملتے ہیں وہ بھی چند سیکنڈز کے لیے۔!!
 اپنے دونوں بھائیوں کا ہاتھ پکڑ کر ایزاشیکاہی انداز میں کہتی ہے۔۔
 کسی میں کام کر کے پیسہ کمانے کی آگ کچھ زیادہ ہی ہے کیا کریں
 گھر والوں کے لیے وقف نہیں ہوتا ہے ان کے پاس "
 حاتم میران کو دیکھتے ہوئے تنزیہ لہجے میں کہتا ہے۔
 ہاں کیا کریں خود دار رہنے کی عادت ہے ناکسی کے ٹکڑوں پر پلنے کا
 شوق نہیں ہے۔۔

میران بھی جواباً تنزیہ لہجے میں آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جواب دیتا ہے۔
تمہاری۔۔۔؟؟ حاتم کہتے ہوئے میران کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے کہ ایذا
بیچ میں آئے اسے روک دیتی ہے۔۔

بس کر دیں آپ دونوں لڑنے کے لیے ملتے ہیں کیا ہمیں بھوک لگ رہی
ہے اس گھٹیا سلطان نے اور اس کے دوست کی بیکار باتوں نے ہمارے
دماغ کا حشر نشر کر دیا اب ہمیں کھانا کھانا ہے۔

ایزا اپنے دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھتے ہوئے معصوم سی شکل بناتے سر
جھکائے ہوئے کہتا ہے۔۔

میرا بچہ تو کھانا کھا لینا تھا آپ حکم کرتی سب تیار ہوتا آپ کے لیے۔۔!! حاتم ایزا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے۔

بھائی ان کے ہاتھ میں سب ذائقہ نہیں ہے ماما نے کھانے کی نست لگوادی ہے ڈائٹ کے چکر میں ہمیں کچھ بھی کھانے نہیں دیتی ہیں۔۔

ایزا ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو منہ کر رکھے دھیرے دھیرے سے کہتی ہے۔

ڈائٹ کی ضرورت کیا ہے پہلے ہی چوڑی سی ہو تم باقی کا کیا بچے کا تم میں۔۔؟

یہ بات تو آپ بھی اپنی ماں کو بتائیں خود تو آپ دونوں بچ جاتے
 ہیں ان سے وہ ہماری ایسی کی تیمیسی کر دیتی ہیں اوپر سے وہ
 یوسف باقی کالڑ کر ہماری ایسز جی پی جاتا ہے۔۔ ایزا گندا سامنہ بنا کر کہتا ہے۔
 اچھا تو ہم نیا شیف رکھ دیتے ہیں اور آپ کی ماما سے بھی بات
 کر لیتے ہیں ہماری شہزادی کو جو کھانا ہے وہ وہی کھائے گی اسے
 کوئی منع نہیں کر سکتا ہے۔۔

حاتم ایزا کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہتا ہے۔
 ہاں کر لیں بات لیکن بھائی ایک بات اور ہے آپ کو پتا ہے زارا کُل سے ہم سے ملی نہیں
 صبح تلوار بازی کے لیے بھی نہیں آئی اور اس کے کمرے کے باہر بھی گارڈز کھڑے ہوئے تھے۔

ایزا حاتم سے کہتے ہوئے میران کے چہرے کی طرف دیکھتی ہے جو خاموش تھا۔

اس کو پھر ڈانٹ پڑی گئی ہوگی اور کیا ہوگا اس کے ساتھ پیروں

میں پیسے فکس جو ہیں اس کے

اور اس کی سالگرہ بھی آرہی ہے تو اسی کی تیاری میں مصروف

ہونگے اتنی فکر کرنے کی کیا بات ہے اس میں۔۔۔

میران کہتے ہوئے مڑ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتا ہے اپنے لیے ٹیبل

پڑ پڑے پانی کے جگ سے تھوڑا سا پانی گلاس میں ڈالے وہ پینے لگتا ہے۔

نہیں بھائی اس بار یہ بات نہیں ہے زارا کبھی پورا دن کمرے میں نہیں رہتی ہے

ہے وہ ہمیشہ اپنی ماں کو منالیتی ہے اور ہم سے ملنے پھر آ جاتی ہے
 پر آج نہیں آئی پھر سے شام ہو گئی ہے۔۔
 ایزا فکر مندی سے میراں کی پشت کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور اس
 کی طرف بڑھ ہی رہی ہوتی ہے کہ اتنے میں دروازے
 پر ایک گارڈ کے ساتھ ایک لڑکی ہاتھوں میں پھولوں سے سجی ہوئی
 ٹوکری کیے ہوئے دروازے کے باہر سر جھکائے کھڑے ہوتے ہیں۔
 آجائیں اندر۔۔!! حاتم کہتا ہے اور دونوں سر جھکائے اندر داخل ہوتے
 ہیں گارڈ دروازے پر رک جاتا ہے اور لڑکی سیدھا ایزا کی طرف بڑھتی ہے۔

یہ پرس زار نے آپ کے لیے اور کینگ اور یوسف سر کے لیے بھیجا ہے۔!!
 لڑکی ٹوکری ایزا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے لڑکی کی آواز پر
 میراں بھی مڑ کر اس ٹوکری کی طرف دیکھتا ہے جو بے حد
 خوبصورت طریقے سے سچی ہوئی تھی۔

اس نے سالگرہ کی دعوت بھیجی ہے منہا خالہ جانتی ہیں اس بارے میں کیا۔؟؟؟
 ایزا حیرانگی اور تجسس کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ کہتی ہے۔
 جی وہ جانتی ہیں۔!! لڑکی سر جھکائے ہوئے پرس سکون انداز میں
 جواب دیتی ہے اور جانے کے لیے مڑ جاتی ہے۔

کیا بات ہے منہا خالہ نے اور اس انویسٹیشن کو ہم تک آنے دیا۔!! ایزا
حیران ہوتے ہوئے کہتے ہوئے ٹوکری لے جا کر میران کے ہاتھوں میں
پکڑائے ٹوکری کو کھولنے لگتی ہے
ٹوکری میں پھولوں اور چاکلیٹس کے درمیان پڑا کارڈ جو بے حد
خوبصورت طریقے سے سجا ہوا تھا اسے اٹھائے زار اخوشی سے
کھولنے ہی لگتی ہے کہ کارڈ پر لکھا

Wedding Ceremony

"Zara durani & Roman Margerat "

لکھا دیکھ کر ایزا حیرانگی سے اسی پل سر اٹھائے میرا ان کی طرف
دیکھتی ہے جیسے بھی یہ بات حیران کر رہی تھی پر وہ چہرے پر
کسی بھی قسم کے تاثرات نہیں دے رہا تھا جو ابھی بھی پر سکون
سا کھڑا ہوا اس کارڈ کو دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔؟؟ ایزا کہتی ہے اور حاتم اس کی طرف آئے اس
کے ہاتھ اس کارڈ لیے کارڈ کو دیکھنے لگتا ہے۔

سالگرہ کا کارڈ چھپوانا تھا یہ شادی کا کارڈ کیوں چھپوا دیا ہے۔۔؟؟
ایزا سر اٹھا کر حاتم میرا ان کی طرف ایک ایک کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

میران کی طرف ایک ایک کر دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

زارا کا نکاح کل ہے۔۔" حاتم کارڈ کے اندر تاریخ پڑھتا ہے۔

میری طرف سے مبارکباد دے دینا"

میران کہتے ہوئے ٹوکری ٹیبل پر رکھے ہوئے سلطنت سے باہر کی طرف

بڑھنے لگتا ہے بارہ نکلے وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا ہی ہے کہ

گاڑی کے پاس سے وہ بآسانی درانی حال کی کھلی کھڑکی سے اندر

کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوئی زارا کو ہنستا ہوا دیکھ اپنے لیے ڈیزائنر

زیورات پہن کر دیکھتا دیکھ میران دوپل کے لیے وہی کھڑا رہتا ہے

لیکن پھر جلد ہی خود کو کمپوز کرتا وہ گاڑی میں سوار ہو کر درانی
 حصے سے ہوتے ہوئے اپنی گاڑی میں سوار واپس سلطنت سے باہر
 نکلنے لگتا ہے گاڑی کی آواز پر زارا کی فوراً سے نظر دروازے کی طرف
 اٹھتی ہے جہاں سے وہ میران کی گاڑی کو جاتا دیکھتی ہے جیسے
 دیکھتے ہوئے وہ مایوس ہونے لگتی ہے پر اپنی ماں کے چہرے پر
 مسکراہٹ دیکھ کر وہ جلد ہی خود کو کمپوز کر لیتی ہے۔۔!!



رات کا وقت ہو گیا تھا ہالے اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے اپنی نئی بک
 پر کام کرنے میں مصروف ہوئی پڑی تھی سینڈیل اتار کر صوفے پر
 کوٹ اتارے بیٹھے ہوئے اپنی گود میں لیپ ٹاپ رکھے ہوئے اپنا کام کر
 رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ کچھ کھا بھی رہی تھی لگاتار کہ سامنے
 دروازے پر ہلکی سی دستک ہوتی ہے جس کی آواز سنتے ہوئے ہالے
 بلند سی آواز میں اندر آنے کا کہتی ہے۔۔

ہالے میم ڈاکٹر کا فون آیا ہے ان کی طبیعت پھر سے خراب ہو گئی ہے۔۔!!

دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے مرتضیٰ فکر مندی سے پریشانی کے بل ماتھے پر سجائے کہتا ہے۔۔

پھر سے۔۔؟؟ ڈاکٹر ز کہاں ہیں اس کے۔۔؟؟ ہالے بھی اسی پل پریشانی میں مبتلا ہو جاتی ہے اور فوراً لپ ٹاپ بند کیے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔
ڈاکٹر پہلے نہیں تھے صرف نرس تھی اس کے پاس پر وہ۔۔۔
مرتضیٰ کہتے کہتے خاموش ہو جاتا ہے کیونکہ ہالے اپنی سخت حیرانگی سے بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے۔
پر وہ کیا۔۔؟؟

ہالے صوفے سے اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔۔

اس وقت نرس بھی ان کے پاس نہیں تھی کوئی بھی نہیں تھا۔!!

مر تضحیٰ دھیرے دھیرے سے کہتا ہے۔

بہت خوب بہت اچھے سے کام کر رہے ہو تم شاید میری کچھ دن کی

خاموشی کو تم نے میری اچھائی سمجھ لی ہے۔؟؟

ہالے کوٹ پہننتے ہوئے مر تضحیٰ کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

س۔۔ سوری میم۔۔!! مر تضحیٰ سر جھکائے کہتا ہے۔

سوری معافی یہ لفظ میری کہانی میں ہوتے ہیں کیا۔۔؟؟ ہالے سخت لہجے میں بولتی ہے۔

نہیں۔۔!! مرتضیٰ دھیرے سے جواب دیتا ہے۔

کیوں نہیں ہوتے ہیں۔۔؟؟ اپنے کوٹ کو پہننے مرتضیٰ کے سامنے کھڑی

ہوتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے۔

کیونکہ یہ لفظ اور اس کی معنی آپ کو نہیں پسند ہیں آپ کو معاف کرنا نہیں پسند ہے۔۔!!

مرتضیٰ سر اٹھائے ہالے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔

شکر ہے اتنا بھی یاد ہے تمہیں ورنہ یاد دلانے کا طریقہ سوچ لیا تھا میں نے۔۔!!

گہری سانس لیتے ہوئے سامنے کھڑے مرتضیٰ کی سانسیں خشک ہوتی

دیکھ کر کہتی ہے۔

چلنا ہے ابھی یا میری شکل دیکھنی ہے۔۔؟؟

ہالے ایک آئبر واٹھاتے ہوئے پوچھتی ہے کہ مرتضیٰ اسی پل جانے کے لیے مڑ جاتا ہے۔

میم ایک اور بات بتانی تھی وہاں کچھ اور لوگ بھی ہیں۔۔!!

مرتضیٰ اپنے کوٹ کی جیب سے فون نکالے ایک ویڈیو چلاتے ہوئے

ہالے کو دیتا ہے اور خود آگے بڑھے اس کے لیے دروازہ کھولے کھڑا ہو جاتا ہے۔

فون کی اسکرین میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا فون پر سر سری سی

نظر ڈالتے ہوئے ہالے اسکرین بند کیے اپنے آفس سے باہر نکلنے کے لیے

آگے کی طرف بڑھتی ہے اور جاتے جاتے فون واپس مرتضیٰ کو دے دیتی ہے۔

اب تک یہ زندہ ہے کل رات ہی ختم کر دینا چاہیے تھا ان سب کو۔۔!!
 ہالے آگے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہتی ہے۔۔
 پوری لائبریری میں خاموشی چھائی ہوئی تھی کیونکہ رات کے 8
 بجے کے بعد وہاں رہنے کی اجازت کسی شخص کو نہیں تھی۔
 آپ نے انہیں مارنے کا حکم نہیں دیا تھا تو۔۔۔!!
 مرتضیٰ ہالے کے پیچھے چلتے ہوئے کہتا ہے۔
 اب ہر بار یہ سب کہنا پڑے گا خود اپنا دماغ استعمال کر لیا کرو۔۔
 لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنی عیاشیوں پر بریک لگاؤ مانا کے جوان مرد ہو پر ہر وقت یہ سب
کرتے ہوئے اچھے نہیں لگتے ہو۔!!

ہالے مرتضیٰ کی گردن کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے جہاں ریڈ
لیپس اسٹک کے لپس بنے ہوئے نشان تھے۔

آہ ششششش۔۔۔ مرتضیٰ ہالے کی باتوں کا مطلب سمجھتے ہوئے اس کی
جانب دیکھتا ہے اس کی نظریں اپنی گردن پر دیکھ کر اپنی گردن پر
ہاتھ پھیرتے ہوئے لپس اسٹک کا نشان مٹانے لگتا ہے۔

سوری۔۔!!

مر تھی مسکراتے ہوئے کہتا ہے اور دونوں فرسٹ فلور پر آتے ہیں
 جہاں ابھی بھی لوگوں کا ہجوم تھا ان سب میں سے ہوتے ہوئے
 دونوں بلڈنگ کے باہر اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے ہیں اور گاڑی میں
 سوار ہوئے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگتے ہیں۔



یوسف اپنے تین دوستوں کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا
 کھانا کھا رہے تھا کہ دو کھانا کھا رہے تھے اور ایک میران کی وائٹ
 برانچ کی نیو وائٹ کے مزے لے رہا تھا اور ساتھ ساتھ موبائل پر انسٹا گرام چلا رہا تھا۔

بھائی نائٹ کلب چلیں سنا ہے آج بڑی بڑی امیر گھرانے کی لڑکیاں
آئیں گی وہاں خوب مزہ کریں گیں"

فون پر نائٹ کلب کا انویٹیشن جو جوانوں کے لیے تھا وہ تصویر
کھولے یوسف جو کھانا کھا رہا تھا اس کی طرف بڑھتا ہے۔

اپنی ماں بہن کو بھی بلا لے وہاں پر پھر زیادہ مزہ آئے گا
پوری رات انجوائے کریں گے "بنا مو بائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
"یہ کیا ہو اس کر رہا ہے۔؟؟" تیش میں یوسف کو گھورتے ہوئے کہتا
ہے اور اسی پل وائن کا گلاس ٹیبل پر رکھے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔۔

وہی جو تو کر رہا ہے ہم سلطنت عشق کے بادشاہ ہیں ہم سلطان
 عورتوں کی عزت کرتے ہیں ان کی عزت پامال نہیں کرتے ہیں۔
 صوفے پر چوڑا ہو کر بیٹھتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے اپنے دوست کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 اپنی حد میں رہو تم یوسف تم بادشاہ نہیں ہو اور بننے کی کوشش
 بھی مت کرو۔۔!!

تم اپنی حد میں رہو لڑکے۔۔!! لڑکے کی بات کا جواب یوسف کی بجائے
 سفید رنگ کے لباس میں ملبوس ایزاکرے میں داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے۔
 اگر ہمارے بھائی کے ساتھ دوبارہ اس لہجے میں بات کی تو تمہاری
 جان لینے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچوں گی میں۔۔!!

ایزا لڑکے کو غصہ میں گھورتے ہوئے کہتی ہے۔

اب کیا عزت کے قصیدے سننے کے لیے کھڑے ہو یہاں پر یا پھر شکل غائب کرو گے اپنی۔۔؟؟

ایزا آگے کی طرف بڑھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہتی ہے ایزا کی بات

پر لڑکا غصہ میں آئے اسی پل وہاں سے جانے کے لیے بڑھنے لگتا ہے

ایزا کو کراس کرتا ہوا غصے میں گھورتے ہوئے کمرے سے باہر نکل

جاتا ہے اس کے پیچھے پیچھے یوسف کے باقی کے دوست بھی چلے جاتے ہیں۔۔

گھٹیا سلطان مجھے لگتا تھا گھٹیا صرف تم ہی ہو پورا نہیں دیکھنے کے بعد یقین

آگیا ہے میرا بھائی تو معصوم ہے۔۔

ایزایوسف کے پاس جا آ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کی بازوؤں
 میں ہاتھ ڈالے اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 میرے پاس پیسے نہیں ہیں اور نا ہی کہیں جانے کا موڈ ہے میرا اس وقت۔۔!!
 ایزاکا سر اپنے کندھے سے ہٹاتے ہوئے کہتا ہے۔۔
 میں نے کچھ بولا تمہیں۔؟؟ چھوٹی چھوٹی آنکھیں کیے غصیلی
 نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
 پھر کیا چاہیے تمہیں مجھ سے آج معصوم بول رہی ہو مجھے کوئی مسئلہ
 کر دیا ہے لگتا ہے۔۔!! یوسف صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میں نے نہیں کیا زار انے کیا ہے۔۔!! ایزا معصوم سی شکل بنائے کہتی ہے۔۔

زار اکادو سرانام ہی مصیبت ہے اب اس نے کیا کر دیا ہے۔۔؟؟

یوسف وائٹن کی کھلی بوتل تو بند کرتے ہوئے اسے واپس شیشہ کے

بنے ہوئے دیوار میں کیسیمنٹ میں رکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔

وہ شادی کر رہی ہے۔۔!! ایزا کہتی ہے اور یوسف کے ہاتھ سے

شراب کی بوتل زمین پر گر جاتی ہے۔۔

کیا!!!!۔۔؟؟؟؟؟ یوسف حیرانگی سے کہتے ہوئے ایزا کی طرف

مڑتا ہے۔۔

ہاں یہ دیکھو اس نے شادی کا انویسٹیشن بھیجا ہے۔۔ ایزاکارڈ یوسف
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہتی ہے ایزاک کے ہاتھ سے کارڈ لیے یوسف
سنجیدگی سے اسے پڑھتا ہے۔

یہ کیا بکواس ہے ضرور یہ اس کے ساتھ منہا خالہ کروارہی ہو گئی
ایسا نہیں ہونا چاہیے۔۔!!

یوسف کہتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے ایزا بھی اس کے
پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل کر اسے روکنے کے لیے جاتی ہے پر
یوسف رکتا نہیں ہے

اور سیدھا سیڑھیوں سے اترتے ہوئے درانی حصے کی طرف بڑھنے لگتا ہے جہاں
نکاح کی تیاریاں چل رہی تھیں۔

یوسف سلطنت سے باہر قدم رکھتا اس سے پہلے ہی وائٹ کلر کی
شرٹ چار کول کلر کی پینٹ پہنے ہوئے ہاتھ میں میران کی بنائی
ہوئی شراب کو آدھے سے کم گلاس میں لہراتے ہوئے جس کا ایک
گھونٹ پی کر حاتم نے اب تک اور اچھے سے چکھا بھی نہیں تھا حاتم حال میں
کھڑکی کے پاس کھڑا ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے اپنے
پیچھے کھڑے سعید سے آج سلطنت میں آئے کیس کے بارے میں سن رہا ہوتا ہے

یوسف کو جاتا دیکھ حاتم فوراً اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔
 اپنے قدموں کو لگام لگالیں چھوٹے بادشاہ۔۔!! حاتم یوسف کو
 دیکھتے ہوئے کہتا ہے جس کے چہرے پر غصہ کے تاثرات تھے ہاتھوں
 کی مٹھیاں بھینچے ہوئے یوسف حاتم کی آواز پر رک جاتا ہے۔
 بھائی یہ غلط ہے وہ ابھی 18 کی بھی نہیں ہوئی ہم سے ملنے کی سزا
 منہا خالہ زارا کو ایسی نہیں دے سکتی ہیں۔
 یوسف حاتم کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

وہ اس کی ماں ہے اور زار اپنی ماں کی بیٹی اگر وہ ان کی بات مان
 رہی ہے تو اس میں کسی کی غلطی نہیں ہے جو دل میں آئے وہ
 فیصلہ لے سکتی ہیں زار کے لیے۔۔!!

حاتم شراب کا گلاس سعید کو پکڑاتے ہوئے یوسف کی طرف بڑھتے ہوئے کہتا ہے۔
 پر بھائی۔۔۔!!! بنا بلائے کہیں بھی جانا بادشاہ ہونے کی نشانی نہیں ہے
 ابھی سے خود پر اور خود کے غصے پر قابو رکھو گے تو آگے چل کر میرے جیسے بن پاؤ گے
 یوسف کی بات کاٹتے حاتم اٹل انداز میں کہتے ہوئے اس کے سامنے
 آکھڑا ہوتا ہے۔

ہمیں کل شادی میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے ہم سب کل
جائیں گے اس سے پہلے زار اسے کوئی نہیں ملے گا اور نا کوئی بھی
بات ہوگی سمجھ گئے۔۔؟؟

حاتم یوسف کے کندھے پر ہاتھ رکھے حکمانہ لہجے میں کہتا ہے اور
کہتے ہی اسی پل گردن گھوما کر ایزاک کو دیکھتا ہے جو دور سیڑھیوں
کے پاس کھڑی اپنی بھائی کی سخت نظروں کی تپش خود پر محسوس کر رہی تھی۔
جواب نہیں ملا مجھے میری بات کا سلطان۔۔!!

حاتم یوسف کے چہرے پر اپنی نظریں جمائے پوچھتا ہے۔

جی بھائی ہم کہیں نہیں جائیں گے۔۔!! یوسف سر جھکاتے ہوئے کہتا
ہے اور دور کھڑی ایزا بھی یوسف کی بات میں ہامی بھرتے ہوئے سر
ہاں میں ہلاتی ہے۔

شاباش جاؤ اپنے اپنے کمروں میں رات ہو گئی ہے میرا بھی جانے کا
وقت ہو گیا ہے۔۔

حاتم کہتے ہوئے یوسف کے چہرے پر ہاتھ رکھے سعید کو اپنا کوٹ
اٹھا کر لانے کا اشارہ کرتا ہے اور اپنے محل کی طرف بڑھنے لگتا ہے آج
پورا دن وہ تقریباً سلطنت ہی تھا

آج عالیہ سلطان سے صبح میرا ان کی بات ہونے کے بعد وہ
سلطنت سے باہر چلی گئیں تھیں جس کی وجہ سے ان کا اور حاتم کا
آمناسا منا نہیں ہوا تھا۔

حاتم کی بات مانتے ہوئے یوسف اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے بے زار
سی گہری سانس لیے ایک نظر ایزاک کو دیکھتے ہوئے اپنے کمرے کی
طرف بڑھ جاتا ہے ایزاک بھی اپنے کمرے کا رخ کر چکی تھی۔



حاتم اپنے محل میں داخل ہوتا ہے کہ اندر قدم رکھتے ہی تازہ گلاب
 کے پھولوں کی خوشبوؤں اس کی ناک میں آ پہنچتی ہے جیسے
 سونگھتے ہوئے حاتم وہی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر اپنی آنکھیں بند
 کر لیتا ہے۔

اپنے محل میں آنے والی یہ خوشبوؤں ہی اس کا سکون تھیں تب ہی
 وہ اکیلا پر سکون ہو کر یہاں رہتا تھا۔
 کینگ آپ نے ہالے مار گریٹ کے بیک گراؤنڈ کی ڈیٹیلز مانگی تھیں وہ
 میں لے آیا ہوں۔!!

سعید کی آواز پر حاتم آنکھیں کھولے خود کو کمپوز کرتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا ہے اور آگے بڑھتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگتا ہے۔
بتاؤ پھر ایسا کیا خاص ہے ہالے مار گریٹ میں جو اس کو مجھ سے
ڈرانے کے بجائے ایک باہمت لڑکی بنائے کھڑا کرنے پر مجبور
کرتا ہے۔۔

حاتم اپنی شرٹ کے شروع کے دو بٹنوں کے علاوہ دو بٹن اور کھولتے
ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے۔۔

ہالے مار گریٹ کے ماں باپ نہیں ہیں تین بہن بھائی ہیں ہالے سب سے
بڑی ہے 25 سال کی ہیں اس کے بعد رومان 24 سال کا جو ایک قابل بزنس مین ہے

اور پھر ان کی چھوٹی بہن شفق ہے جو ایک ڈیزائزر ہے رومان
 مار گریٹ خاندان کا اکلوتا بیٹا ہے پر اس خاندان میں چلتی ان کی
 بڑی بہن ہالے کی ہے جو پچھلے دو سالوں سے مونا کو میں بزنس
 دو من اور ساتھ ساتھ ایک قابل رائیٹر کا خطاب حاصل کیے پورے
 مونا کو کی نیوجیزر ریشن کو اپنی فیکشنل دنیا میں پاگل کر چکی ہیں۔۔
 ان سب کے علاوہ ان کے دادو ہے جو معذور ہیں بس یہ ہی پہچان ہے
 ہالے مار گریٹ کی اور ہمیں یہ انفارمیشن ملی ہے۔۔۔
 سعید آئی پیڈ میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے

اور کہتے ہی وہ حاتم کے چہرے کی جانب دیکھتا ہے جہاں وہ صوفے
سے پشت ٹیکائے اپنی آنکھیں بند کیے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

ہالے۔۔؟؟؟ حاتم بند آنکھوں سے اس کا نام دہراتا ہے اور اس سے ہوئی
ملاقات کو تصور کرنے لگتا ہے۔۔

اتنے کم وقت میں اس نے مونا کو میں اپنا نام بنا لیا ہے اور مجھے خبر تک نہیں اس کی۔۔؟؟
حاتم بند آنکھوں سے خود سے پوچھتا ہے۔

کافی دلچسپ شخصیت ہے تمہاری آج کی رات تم سے ملنے کا انتظار
مجھے سونے نہیں دے گا۔!!

حاتم دل ہی دل میں ہالے کو تصور کرتے ہوئے کہتا ہے اس کی آنکھیں
 ابھی بھی بند تھی لیکن وہ جلد ہی خود کو کمپوز کرتا اپنی آنکھیں
 کھولے جھک کر اپنے گڈھنوں پر ہاتھ رکھے ہوئے
 بیٹھتا ہے حاتم کو دیکھ سعید جلدی سے اس کے سامنے ہالے کی سی
 وی لار کھتا ہے جیسے دیکھتے ہوئے حاتم خاموش ہوتا ہے۔
 اس کی پیدائش بھی یہاں کی ہے۔۔؟؟ حاتم ہالے کی تصویر کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے۔
 نہیں یہ نیویارک میں پیدا ہوئی ہیں ماں وہاں کی ڈیزائنر تھیں اور
 بابا یہاں کے بزنس مین ماں باپ دونوں کی موت ہو چکی ہے پر کیسے
 یہ نہیں پتا ہے۔

ہالے دو سال پہلے ہی مونا کو میں اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد آئی
 ہیں اور یہاں آکر اپنے بابا کا بزنس جواب اسکا بھائی سنبھالتا ہے
 اس میں بھی وہ اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ اپنا رائیٹنگ کا کام بھی کرتی ہیں۔۔
 یہ معصوم شکل مجھے اتنی معصوم کیوں نہیں لگ رہی ہے جتنی لگنی چاہیے۔۔؟؟
 حاتم ہالے کی تصویر کو دیکھتے ہوئے سوال کرتا ہے۔
 کیا ہے تم میں ایسا جو تمہیں جاننے کے لیے میں بے چین ہو رہا ہوں۔۔؟؟
 آئی پیڈ اٹھائے کھڑکی پر لگے سفید پتلے سے پردوں کے درمیان جا
 کھڑا ہوتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے پردہ ہٹائے

حاتم ہالے کی تصویر سے نظر ہٹائے سلطنت کے باہر ایک لمبی قطار
میں نا جانے کتنے کنال کی جگہ پر لگے لال گلاب کے پھولوں کو ہلکی
ہلکی سی روشنی میں دیکھنے لگتا ہے۔

معصومیت کی انتہا کیا ہوتی ہے واقف ہوں میں اس سے ان پھولوں
کی پتیوں کی طرح نازک سی معصوم سی وہ ایک ننھی شہزادی کی
معصومیت سے واقف ہوں میں پر تمہاری معصوم سی شکل ایک
چہرے میں کئی چہرے چھپائے کہیں گہرے راز لیے بیٹھی ہے پر میں
انہیں جاننے میں وقت نہیں لگاؤں گا ہالے مار گریٹ

میں ایک بار جو چہرہ دیکھ لوں وہ بھولتا نہیں ہوں پر تمہیں دیکھ
کر تمہیں یاد رکھنے کے ساتھ ساتھ جاننے کا تجسس بھی دل میں
عجیب بے چینی کر رہا ہے۔۔

آئی پیڈ کھڑکی میں رکھے اس پر نمایاں ہوتی ہوئی ہالے کی تصویر
کو دیکھتے ہوئے پھولوں کی خوشبوؤں محسوس کرتے ہوئے کہتا ہے۔
میری زندگی میں شامل ہونے والی تم وہ لڑکی ہو جیسے میں خود اب
شامل کرنا چاہتا ہوں چورنی میری سلطنت تک آنے کا راستہ تم طے کرو گی
اور ان واپسی کے راستوں کو بند کرنے کا کام میں کروں گا

حاتم سلطان مونا کو کے بادشاہ کی دنیا میں ویکم ہے چورنی
اب تم تباہ ہو مجھے کچھ کر کے دیکھانے کا کہا تھا نا تم نے اب جو
میں کروں گا وہ تم برداشت کر کے دیکھاؤ۔۔۔

ہالے کی تصویر کو دیکھتے ہوئے حاتم دل ہی دل میں اٹل لہجے میں
چیلنج کرنے والے انداز میں کہتا ہے اور کہتے ہی آئی پیڈ اٹھائے مڑ کر۔
ہوا میں اڑاتے ہوئے آئی پیڈ سعید کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔

شادی کا سسین آگیا ہے لگتا ہے میرے محل کو سجاؤں لال گلاب سے
کسی اور نے خود اپنی موت کا انتظام کیا ہے پھول چڑھانے بنتے ہیں میرے"

حاتم مسکراتے ہوئے سعید سے کہتا ہے جو حیرانگی سے اس کے
 چہرے کو دیکھے جارہا تھا حاتم کہتا ہے اور کہتے ہی
 اپنی شرٹ کے باقی کے بٹنوں کو کھولتے ہوئے اپنے کمرے تک
 پہنچتے ہوئے اپنی شرٹ اتارے اپنے کمرے میں داخل ہوتا ہے حاتم کے
 نظروں سے او جھل ہونے تک سعید اس کو دیکھتا رہتا ہے۔
 یہ۔۔م۔ میں نے کیا سنا ہے کینگ شادی کرنے کا کہہ رہے ہیں یا پھر
 کسی کو مارنے کا۔۔؟؟
 سعید حاتم کی بات پر حیران ہوئے

اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کچھ پل وہی کھڑا رہ کر سمجھنے
کی کوشش کرتا ہے جب بات سمجھ نہیں آتی ہے وہ حاتم کا ہاتھ
میں پکڑا ہوا کوٹ صوفے پر رکھے خود محل کے دروازے بند کرتے
ہوئے باہر نکل جاتا ہے۔۔



ہالے اور مرتضیٰ دونوں اپنی منزل پر پہنچ چکے تھے رات کا اندھیرا
ہر طرف چھا چکا تھا پر جس جگہ پر وہ کھڑے تھے وہاں روشنی ہی
روشنی تھی ایک چھوٹا سا فارم ہاؤس

جس کے چاروں طرف گارڈز تھے لیکن حد سے زیادہ نہیں تھے لیکن
 جتنے بھی تھے وہ سب حفاظت کرنے کے لیے بہت تھے اندر موجود
 شخص کی ایک خوبصورت سافارم ہاؤس جس کے باہر پھولوں کی
 کیاریاں تھیں بڑے بڑے درخت تھے جو مونا کو کی سرد ہوائوں سے ہل
 رہے ہوتے ہیں گاڑی سے باہر نکلنے سے پہلے ہالے گاڑی میں بیٹھے ہوئے
 روشنی میں گھیرے ہوئے ہاؤس کو اور اس کے اطراف میں لگے
 درختوں کو دیکھتی ہے جیسے دیکھتے ہوئے وہ ایک لمبی گہری
 سانس لیتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کیے خود کو کمپوز کیے ہالے گاڑی سے باہر نکلتی ہے

گاڑی سے باہر نکلنے پر ہالے سے چند قدم آگے کھڑے ہوئے مرتضیٰ کو دیکھتے ہوئے ہالے گاڑی کا دروازہ بند کرتی ہے اور چہرے سے ہر قسم کے تاثرات کو ہٹاتے ہوئے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھاتی ہے ہالے آگے مرتضیٰ اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے دونوں فارم ہاؤس کے دروازے تک پہنچتے ہی ہیں کہ گارڈ ہالے کے لیے پہلے ہی فارم ہاؤس میں اندر داخل ہونے کے لیے دروازہ کھولے کھڑا ہوا تھا فارم ہاؤس میں داخل ہوتے ہی مرتضیٰ وہی رک جاتا ہے کیونکہ اس کے آگے ہالے کے علاوہ کسی اور کو آنے کی اجازت اس نے نہیں دی تھی۔

ایک نظر پورے گھر میں ڈالتے ہوئے وہاں کی ہر چیز کا معائنہ کرتے
 ہوئے ہالے اپنے قدموں کو بنا روکے آگے کی طرف بڑھتی جاتی ہے
 سفید رنگ کا فارم ہاؤس جس کی ہر چیز تیز ہوائیں چلنے کے باوجود
 صاف ستھری تھی ہر طرف خاموشی تھی شور تھا تو ہوا کا ہوا سے
 ہلتے ہوئے پردوں کا اور ہالے کے دل کی دھڑکنوں کا جو ایک دروازے
 کے باہر کھڑی بند دروازے کو دیکھتے ہوئے بڑھ رہی ہوتی ہیں۔
 براؤن کلر ہے لکڑی کے مضبوط دروازے کو دیکھتے ہوئے ہالے گہری
 سانس لیے درازوے کو کھولے اندر داخل ہوتی ہے

اندرا داخل ہوتے ہی ہے کہ اس کے سامنے بیڈ پر لیٹی ہوئی مشینوں
 کے آوازوں کے درمیان دل کی مشین کے سانسوں کی مشین کے
 درمیان میں منہ پر ماسک لگائے ہوئے ایک لڑکی پر جاٹھرتی ہے جس
 کی دھڑکنیں بھی مشین کی محتاج تھی جس کی سانسیں بھی
 مشینوں کی محتاج تھی۔

کمرے میں اے سی چل رہا تھا کھڑکیوں سے ٹھنڈی ہوائیں بھی کمرے
 میں داخل ہو رہی تھیں ہوا سے ہلتے ہوئے پردوں کا شور الگ سے ہو رہا
 تھا اتنے شور کے درمیان بھی اسکیں کلر کے ڈبل سائیز بیڈ پر

ہالے جیسے سفید رنگ کے خوبصورت سی لڑکی پر پڑتی ہے جس کے
 لمبے لمبے نیچرلی ہلکے ہلکے لال بال جو بالکل سیدھے تھے اور اس
 وقت تکیہ پر بکھرے ہوئے تھے بڑی بڑی آنکھیں لمبی گھنی سے پلکیں
 جو بند آنکھوں پر اس وقت قہر برسا رہی تھیں آئینہ رو کے بکھرے
 ہوئے بال ماتھے پر سفید رنگ کی پٹی جس سے نکلتا ہوا خون اس
 سے زخم کی جگہ واضح ہو رہی تھی جیسے چوٹ تازہ ہو چہرے پر
 آکسیجن ماسک لگائے ہوئے ہالے کی عمر کی 25 سالہ لڑکی اس وقت ایک پرسکون
 سی نیند میں سوئی پڑی تھی۔

ہالے خاموشی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو بالکل ہالے
 کے چہرے جیسا ہوتا ہے اپنے ہاتھوں اپنی شرٹ کی بازوؤں کو
 مضبوطی سے جکڑے ہوئے ہالے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش
 کر رہی رہی ہوتی ہے کہ اس کے پیچھے سے دو ڈاکٹر اچھی خاصی
 عمر کے ایک آدمی اور ایک عورت کمرے میں دوڑتے ہوئے ڈرتے ہوئے
 آتے ہیں اور ہالے کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں کبھی بیڈ پر لیٹی ہوئی لڑکی
 کو تو کبھی ڈرتے ہوئے ہالے کی پشت کو دیکھتے ہیں جو اس وقت
 اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے ہوئے لڑکی کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔

میم یہ اب ٹھیک۔۔۔۔ لیڈی ڈاکٹر بول ہی رہی ہوتی ہیں کہ ہالے مڑ کر
 اسے گردن سے پکڑے ہوئے دروازے سے زور سے لگا دیتی ہے۔۔
 بکواس بند رکھو اپنی۔۔۔!! ہالے سیدھے ہاتھ سے ایک ہاتھ سے لیڈی
 ڈاکٹر کی گردن پر گرفت مضبوط بنائے اس کی سانس کی نالی پر
 زور دیتے ہوئے غصہ میں غراتے ہوئے کہتی ہے۔
 ہالے کی گردن پر گرفت اتنی مضبوط تھی کہ اس کے سامنے کھڑی
 لیڈی ڈاکٹر کی طبیعت تو خراب ہو رہی تھی اس کے پیچھے کھڑے ڈاکٹر کے
 پسینے بھی چھوٹنے لگتے ہیں۔۔

میں نے کہا تھا کہ شہزادی کا دھیان رکھنا یہ دھیان رکھ رہے
ہو تم لوگ۔۔۔؟؟؟

گردن پر گرفت بڑھاتے ہوئے غصے میں دھاڑتے ہوئے بولی۔۔
س۔۔۔ سوری۔۔۔ م۔۔۔ میم۔۔۔۔ لیڈی ڈاکٹر کے منہ سے الفاظ بھی نہیں نکل
پارہے تھے اس وقت گردن پر ہاتھ کی گرفت کے ساتھ ساتھ ہالے کے
ناخن بھی ڈاکٹر کی گردن کی سانس کی نالی میں چبھ رہے تھے۔۔۔!!!
بکو اس مت کرو میرے ساتھ یہ کیا حال کیا ہوا ہے اس کا کہاں تھانا
خود سے زیادہ اس کی حفاظت کرنا پھر۔۔۔؟؟؟

ہالے گردن سے پکڑے لیڈی ڈاکٹر کو بیڈ پر لیٹی ہوئی لڑکی کے پیروں
میں پھینکتے ہوئے کہتی ہے۔

س۔۔۔ سوری۔۔۔ م۔۔۔ میم۔۔۔ ہم سے غلطی ہو گئی ہے آئندہ نہیں ہوگا
دوسرا ڈاکٹر بھی زمین پر گڈھنوں کے بل بیٹھ کر ہالے کے سامنے ہاتھ
جوڑے گڑ گڑاتے ہوئے کہتا ہے۔

دوسرا موقع میں نہیں دیتی ہوں جو ایک بار کچھ نہیں کر پایا وہ دوسری بار میں کیا ہی کر لے
گا۔۔۔!!

زمین پر بیٹھے ہوئے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

م۔۔ معاف کر دیں پلرز زہمیں۔۔۔!!! دونوں ڈاکٹر ہاتھ جوڑے سر جھکاتے
 ہوئے ہالے کے پیروں میں گر جاتے ہیں دونوں گڑ گڑاتے ہوئے ہالے سے
 معافی کی طلب کر رہے تھے پر ہالے کی نظریں مسلسل بیڈ پر بے جان
 حالت میں لیٹی ہوئی لڑکی پر تھی جیسے دیکھتے ہوئے ہالے کا دل
 کٹ رہا تھا۔

معاف کرنے کا نتیجہ میرے سامنے ہے ہر بار معاف کرنے کی بڑی سے
 بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے مجھے۔۔۔

بیڈ پر لیٹی ہوئی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے ہوئے فوراً
سے تیش میں آتی اپنے پیروں میں گرے لوگوں کو خود سے دور کرتی
بلند آواز میں مرتضیٰ کو بلاتی ہے۔۔

ہالے کی ایک آواز پر مرتضیٰ دوڑتے ہوئے آتا ہے اور آکر دروازے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔۔
لے کر جاؤ انہیں اور ان میرے معافی سے واقف کرواؤں۔۔!
ہالے دونوں ڈاکٹرز کو دیکھتے ہوئے حکمانہ انداز میں کہتی ہے ہالے
کے حکم پر دونوں بوکھلا جاتے ہیں دوبارہ ہالے کے پیر پکڑنے کی
کوشش کرتے ہیں پر

مر تھی انہیں گردنوں سے پکڑے کمرے سے باہر لے جا کر دھکا دیتا
 کمرے کا دروازہ بند کر دیتا ہے اور گارڈ کو بلاتا ان دونوں وہاں سے
 لے جا کر انہیں لوگوں کے پاس پھینکتا ہے جہاں پہلے ہی اندھیرے
 سے کمرے میں خون سے لت پت حالت میں لوگ موجود تھے جو اپنے
 لیے دیوار کا کونہ کونہ پکڑے ہوئے دبا کر بیٹھے ہوئے تھے۔



ڈاکٹروں کے جاتے ہی ہالے خود اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پر رکھے

اے سی بند کرتی کمرے کی کھڑکیاں بند کرتی ہالے بیڈ پر لیٹی ہوئی
 لڑکی کے پاس آتی ہے اس کے ہاتھ پکڑے بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ کر
 ہالے اس کے سر پر لگی چوٹ کے زخم پر ہاتھ پھیرنے لگتی ہے۔۔
 جانتی ہو تم درد میں ہو پر میں تمہیں ٹھیک کر دوں گی تم ٹھیک ہو
 جاؤں گی میں کروں گی تمہیں ٹھیک بس کچھ اور انتظار کرو پھر
 سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم بھی اور میں بھی۔۔ کہتے ہوئے ہالے کی
 آنکھوں میں نمی چھانے لگتی ہے وہ تو پڑتی اس سے پہلے ہی وہ خود کو
 کمپوز کر جاتی ہے۔

کل تمہارے لیے میں باہر کے ملک سے ڈاکٹر بلاؤ گی جو تمہارا چھ
 سے خیال رکھیں گے تمہیں بالکل ٹھیک کر دیں گے۔ ہالے کہتے ہی اپنے
 ہاتھوں میں پکڑے ہوئے لڑکی کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دیتی ہے
 ہاتھوں پر رکھتے ہی وہ اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اسی پل
 اٹھے اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے گن نکالے اپنی پینٹ میں پیچھے کی
 طرف لگاتے ہوئے اپنے سامنے کی منزل کو دیکھتے ہوئے بنا رو کے اس
 اندھیرے کمرے کی طرف بڑھتی ہے جہاں اس وقت زخمی لوگ اور
 مرتضیٰ اور اس کے کچھ گارڈز تھے۔

دو گارڈز باہر کھڑے ہوئے تھے جو ہالے کو آتے دیکھ اس کے لیے
 دروازہ کھولتے ہیں دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ہالے پر پڑی سب
 کی نظریں ان کی چیخیں عروج پر پہنچا چکی تھی ہالے کو دیکھتے
 ہی وہ سب دیوار میں گھسنے سے جیسے ہو گئے تھے پر کسی کو راہ
 فرار کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے۔

ہالے اندر داخل ہوتے ہی ان اب لوگوں کو دیکھتے ہی جو خون میں تر
 ہوئے پڑے تھے اور گردن گھوما کر ان ڈاکٹرز کی طرف دیکھتی ہے
 جنہیں دو گارڈز اور ایک لڑکی بے رحمی سے مار رہے ہوتے ہیں۔۔

بہت شوق چڑھ رہا ہے میرے بارے میں جاننے کا اور میرے بارے میں
 دنیا کو بتانے کا۔؟؟ ہاں لے خون سے تر آدمیوں کو دیکھتے ہوئے کہتی
 ہے اور کہتے ہوئے کچھ قدم آگے کی طرف بڑھاتی ہے۔
 ہم سب تمہارا اصل روپ دنیا کو دیکھائیں گے تم کس قدر بے رحم
 شخص ہو یہ ہم دنیا والوں کو بتائیں گے جہاں تم ایک فرشتہ صفت انسان
 بنی ہوئی ہو۔۔
 پھر کیا ہو گا..؟؟

آدمی کی بات مکمل ہونے سے پہلے بالے اس کے سامنے پہنچ کر زمین
پر گڈھنا ٹیکائے زمین پر بیٹھ جاتی ہے تم برباد ہو جاؤں گی..!!
آدمی بالے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔

میری بربادی میرے ہاتھوں میں ہے مجھے میرے علاوہ اور کوئی برباد
نہیں کر سکتا ہے تم جیسے چھوٹے موٹے رپورٹرز تو بالکل بھی نہیں
جو میرے ہی ٹکڑوں پر پلتے ہو۔۔

بالے آدمی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہوئی ایک نظر
باقی کے لوگوں کو دیکھتی ہے اور گنداسا منہ بناتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔۔

اپنی پیٹ میں لگی ہوئی بندوق نکال کر مرتضیٰ کی طرف بڑھاتی
 ہے۔ بدبو کم رکھا کر دوپیل کا سانس لینا محال کر دیتے ہو میرا
 صفائی کرواؤ یہاں کی لیکن خون کی ہولی کھیلنے کے بعد
 منٹ میں دروازے پر پہنچ جاؤں گی۔۔

ہالے گن مرتضیٰ کو دیتے ہوئے کہتے ہوئے خود کمرے سے باہر نکل
 جاتی ہے ہالے کے دروازے سے باہر قدم نکلے اس کے ایک ایک قدم پر
 گولی چلنے کی آواز آتی ہے جیسے سنتے ہوئے ہالے ہالے فارم ہاؤس
 سے باہر کی جانب بڑھنے لگتی ہے۔۔

دروازوں کے درمیان میں قدم رکھتی ہے اور آخری گولی چلنے کی
آواز آتی ہے جیسے سنتے ہوئے ہالے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے
کہتی ہے۔۔

"ان للہ وان للہ راجعون" خدا تمہارے ہر گناہ کی سزا تمہیں دے..!!
آمین ثم آمین "ہالے اپنے ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے آسمان کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتی ہے کہ اتنے میں مرتضیٰ پیچھے سے ہالے سے چند
فاصلے پر آکھڑا ہوتا ہے۔

کام مکمل ہو گیا۔۔؟؟ ہالے بنا گردن موڑے پوچھتی ہے۔

جی ہو گیا ہے..!! مرتضیٰ ہلکا سا مسکرا کر کہتا ہے۔

آئندہ اپنا کام خود سنبھال لینا ورنہ میں کر لوں گا آپ فکر ہی نہ کریں۔!!

ہالے کی بات کاٹتے ہوئے مرتضیٰ کہتا ہے۔

چلیں کل آپ کے بھائی کی شادی ہے کل کا دن بہت بڑا اور مشکل

ہونے والا ہے آپ کے لیے "مرتضیٰ باہر کی طرف دیکھتے ہوئے

کہتا ہے۔

کل دن بڑا ہو گا یا نہیں پتا نہیں لیکن مشکل ضرور ہونے والا ہے

سلطانوں کے لیے"

ہالے چہرے پر مسکراہٹ سجائے گہری سانس لیتے
چہرے پر مسکراہٹ سجائے گہری سانس لیتے ہوئے کہتی ہے اور کہتے
ہی فارم ہاؤس سے نکل کر سیدھا گاڑی میں جا بیٹھتی ہے اور واپس
گھر کی طرف روانہ ہوتی ہے۔۔!!"

!!!